

STATE BOOK
DEPT. OF HEALTH & EDUCATION

Jobs 102p



Checked
1987

CHECKED 1995

[Faint, illegible handwritten text, likely bleed-through from the reverse side of the page.]



۱۱۴۹۸۹	دانشنامه
۲۵۱۲	فصلنامه
	کتابخانه

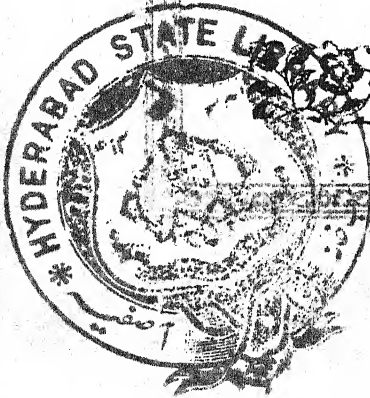
تذکرہ سلطان

(قطعات و رباعیات)

پیشکش بر گاہِ حجابِ حضرت خداوندِ نعمت پرورد
جهان بناؤ نفلِ سبحانی خلیفۃ الرحمانی اعلیٰ حضرت سکندری
حضور پر نور نوابِ عثمان علیجان بہاؤ
سلطانِ دکن خلد و تاملکہ و سلطنتہ

گذرانیدہ جانِ تبارِ دور و فی کشتن پر شا و تشاد میں السلطنتہ

۱۹۱۱



(اختراع کن بریں)

۱۳۹۱۹

ح ۲۵۱

۱۰۶۸

فن نسبہ

کتاب نمبر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قطرہ تیارچ تہنیت تخت نشینی اعلیٰ حضرت
 سکندر شوکت حضور پر نور نواب عثمان علیخان بہادر
 سلطان دکن خلد بادشاہ

سلامت بین میرے آقا الہی بقا جنکے دم سے ہو ملک کن کی

و قاجوہن مسند آرا سے دولت سترہ ذی قوت میرے کا مگراری

سعید جہان میر عثمان علیجان
امیر ن سلطان غمبون کے والی

ہوے جلوہ آرا جو تخت پدر پر
تو سب نے کہا جان میں جان آئی

یہی شاہ محبوب کے جانشین ہیں
انہیں سے ہے خستہ دلون کی تسلی

یہی مریم زخم بچارگان ہیں
انہیں سے شفا درد مندوں کو ہوگی

خدا کے کرم سے ہے امید کو
کہ یہ نونہال گلستان شاہی

اب جد کے نعم البدل ہو گئی ثابت
رہیگا جہان ہو کے انکا فدائی

رعایا کے دل کو سحر کرینگے
بصد و نوازی بصد چارہ سازی

خلائق کے محبوب بن کر ہینگے
پدر کی طرح سے بتائید باری

ہو انخواہ حرم ہوں بدخواہ پر غم
بڑھے عمر اقبال میں ہو ترقی

یہ تاریخ ذی قعدہ ۱۳۰۳

مبارک ہو سدا کا مندرجہ نشینی

۲۹ ہجری ۱۳۰۳

قطعہ تہنیت تخت نشینی

حیدر آباد کوکن ہو گیا پھر شک جہن میر عثمان علیخان ہو سلطانِ دکن

پھر ہمارا گئی اٹھلائی ہوئی گائینین اصفی شمع ہوئی شکر خدا پھر روشن

گرچہ پھر اٹھا مقدر کو فنا کے سبکے فضل معبود سے پھر رام ہو پھر کھن

مثل غنچے کے پھر درجیا ہوئی بیک از سر نو تر و تازہ ہوا ہر ایک چہن

ہو مبارک تھیں یہ سلطان ملک کوکن بکر ماجیت کو جب طرح ہوا نگاہ سن

تکوا لفت ہو یا تمھیں چاہے	تمھیں اللہ کے محبوب عیاشی نے کن
راج الوقت محبت سکے ہو جا	ہو زمانے کے دلون پر ہی سکا چلن
عدل اور داد کی حال ہو مت نا	ہو چراغ کرم وجود و سخاوت روشن
خلق ایزد حکم و مرث کا اثر ہو ایسا	موم نیاسے اگر با تھیں آ آہن
سکی امید ہو تم سکو ہو تم سے امید	اپنا ہو غیر مواجبات بن یا ہون دشمن
عقل تیسیر بہن دو لون میں شہر شاہی	اور ذکاوت کی فراہمی ہو میں روشن
گر چہ پین ری صفا پین لیکن دعا	یہ صفات اور ترقی کرین خلاق زمین
میر مولامری اصفت کی بچیکہ ہوئی	میر عثمان علیخان کا ملا چھہ دامن
خوف کیا شہا بچو یکہ سے فضل جن	آتش شکر تبت جلتی ہیں جلیں روشن

قطرہ تہنیتِ تخت نشینی

تخت اور تاج مبارک پر تھیں بسم اللہ
سیر عثمان علیخان بہادر ڈیچا

تم ہو محبوب کے محبوب کے پیار سے فرزند
کہتی ہے خلق خدا ملک دکن کا تھیں شاہ

حسن میں صورت سیرت میں ہو تم لائانی
نظر بد سے بچاے ہے تمکو اللہ

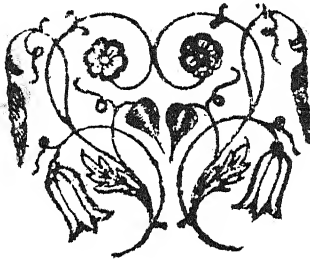
رجا کے دلوان پر ہے سکہ جاری
سب کہیں عدل میں سر تھیں عاچا

رحم میں آیا رحمت تھیں مخلوق کے
دوست دشمن پر مرنا ہ کر م کی ہو گاہ

مستندونکی جو حاجت برآی کیجے کام سب پہ بنیائے جنگِ حروبخواہ

خیرخواہ آپکے دل نشا پیرین عالمین

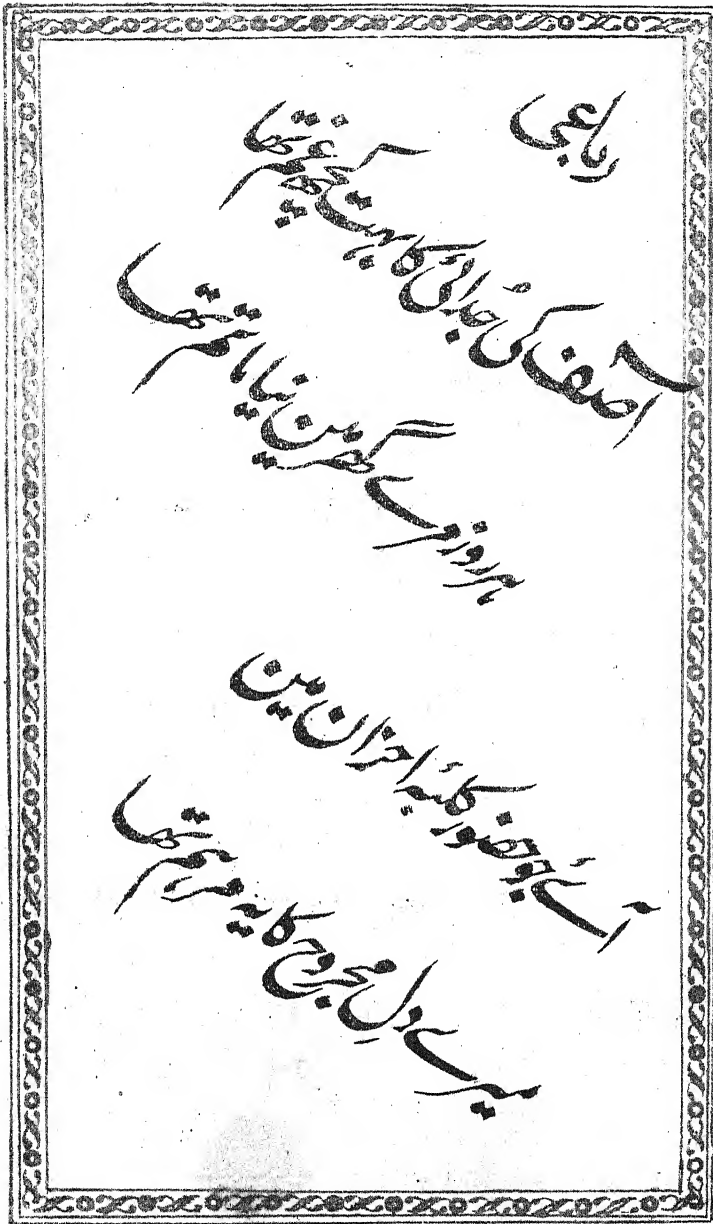
اور بدخواہ جو پیرین وہ پیرین باحال تباہ



98

رباعیات

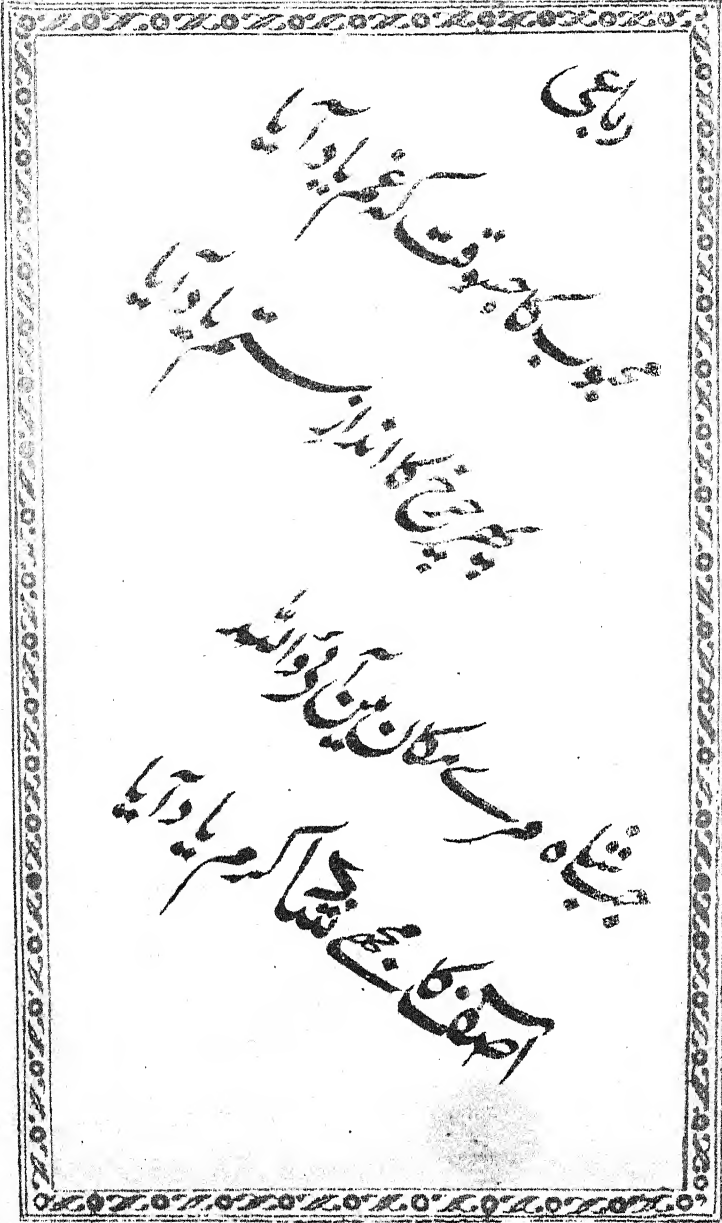
بتقریب رونق افروزی حضرت خداوند عظیم
 پیرو مشد جهان پناہ ظل سبحانی خلیفۃ الرحمن
 اعلم حضرت قدر قدرت حضور پر نور زندگان
 عالی متعالی نواب میر عثمان علیخان
 بہادر سلطان و کن خلد اللہ ملکہ
 وسلطنۃ



رایجی

اصف کی صبا کی کاہست چو تم تھا
ہزاروں گھر میں نیا تم تھا

آج بوقت و کتبہ احترام میں
میرے دل میں جرج کا یہ تر تھا



بابی

نیوب کاجسوت که غم یار آید

پیرتج کا انداز

بشاه مرستان بین او الله

اصف کا معنی کجا کر م یار آید

رباعی
 قدرتِ قدوم سے یہ اعزاز ہوا
 فدوی نظرِ خالق میں ممتاز ہوا
 ہوتے ہیں سرفراز بھی یں تنگنا
 سہارا کے قدوم سے سرفراز ہوا

رباعی

سلطان کبریا که چون آید بفرمان او
 همه کجا چوین کعبه است با حیران او

کیا نشان که آید صفی که می آید نشان
 بین او صفی چون آید سلیمان او

برای

چونکه زمین می آید چون پروانه
 چنانچه که در شکر می آید
 چنانچه که در شکر می آید

بر لطف و کرم حضور که بین ایست
 آصف کی عنایت می آید
 آصف کی عنایت می آید

زیادی

یار بیدین سر کار چیش تباراؤ
یار بیدین سر کار چیش در شتاؤ

کیا نشان کریں تہ صدق جان
سرا کر جان اور کر جان کلید تنگنا

رباعی

صدیق کرا قاسمے ورا منبرہ نواز
محبوب کرا شاہ توبہ شیخ الیاز

از وقت نکلتی ہے یہی دل سے وفا
حضرت کا ہوا قبائل فرزون عمر وراز

عاجی

محبوب غم میں تھا بصر سوز و کداز
 سچا تھا زمین کوئی مواب مساز

عثمان علیجان نے جلا باجھکو
 پو لطف و کم زمین گریے اعجاز

رباعی

اس گھڑین بوہتر سے کہ تم سے بہین
ہواہ لیے جاہوشہ تم سے بہین

کہتے ہیں ہی شاد سے شکر انداز
اعزاز پہلے نے تو اہم سے بہین

رباعی

آئین قدم شاہ کے اللہ اللہ
 وہ شاہ ہے نام خدا خلق پناہ

صدیق کہ بین ملک کہ کھلا ہو فوز
 عثمان ایچان بہادر حجابہ

رباعی

وہ شاہد ہو ہے ذی شہم و فرزانہ
سے جلوہ فرزا با تبرک شایانہ

بیجا نہیں کہیں یہ کہوں اجکوں
وہ بیکردہ قتلا ہے دولت خانہ

رباعی

عاقبت کی جب سواہی آئی
 اک شور ہوا یاد بہاری آئی

اس نے پہو جان تو بان بونگھا
 گویا کہ گھر جیت باری آئی

و باغی

میرا کہ جہاں سے مکان روشن ہے
 ہے مطلع آفتاب و روزن ہے

کہے ہیں بولے شکر اقامت ختم نے
 اس گھر کی زمین حیرت پرستان ہے

رباعی

تو پیر طربانی مری شاہا ہا تو نے
 قطر سے کیا گوہر کیا تو نے

قلبت کا کروں ذکر کہ میں عزیز کا
 کیا کچھ نہ دیا ہے مے اقا تو نے

رباعی

اقبال ہے علم ہے نام ہے
ہر روز ہے ہر شام ہے

برہنہ کے دل نکلا دیا ہے
دولت ہے راحت ہے ہر نام ہے

رباعی

دوستی ای

نیکو از بیون

فروزی بیون
و نیلے می بی بی بو معنی ہے بی بی

شکایت

بی بی نواہ

شکایتین بی بی نواہ
مطلب ہے بی بی اور کتنا ہے بی بی

رباعبات در سپاس عطا خلعت
 جواهر از پیشگاه حضرت خداوند نعمت
 پیر و مرشد جهان پناه ظل سبحانی
 خلیفه الرحمانی اعلیٰ حضرت قدر قدرت
 فلک شوکت حضور پر نور بندگان عالی مرتبت
 مدظلهم العالی خلد ملکه

رباعی

فردی کو بود که کاظم است نجفینا
 سرایه افتخار و عزت نجفینا

حق با ستم که ارمان تو کشتا سوا
 تو نبی صفا که آید رحمت نجفینا

بابی

دی شہ کے نگہی اور چہ او کورا
فدوی کے لیے فرینین پھورا

قین مراحت کی گہی
دین کیلے اسکا سے تورا کورا

راغبی

بجو کا نہیں قارون کی طرح دودھ لیتا کا
شہسخت کا تہ اسے لیکھ لیکھ پتھو لیتا کا

آبوش میں آصف کے پراعت
نوابان ہون حضور سے فقط عزت کا

رباعی

تو زبان زمین جاہ و حشم و خلعت کا
 غر زمین اپنے منصب و قدرت کا

آئین شرافت کا تقاضا یہ ہے
 اکشاد طلبگار دون عورت کا

رباعی

سزای زینت با چه کافحت
فردی کو عطا کرے برائی غت

عینک کہ قیام نیت افاک کو ہے
بار بار سر کار پیروی آست

رباعی

ز کز تیر بیان اور جو نہیں میری
دولت ملی عزت ملی بو میری

کس منہ سے کہو شہدای عطا شدہ
حق پیر ہے کہ اعزاز کی جاگیر ملی

رایجی

فیروزه کی از گنبدی کشیده چو می
 است فال که بر بزم مقصود ولی

آئی است باغ عیش و عشرت بنام
 یارب بر هر وقت کلمی و کلمی

رباعیات در سپاس عطاے تصویب
 صاحبزادگان بلند اقبال از پیشگاه
 حضرت خداوند نعمت پیروم شد جهان پناه
 ظل سجانی خلیفه الرحمانی علم حضرت قدرت
 فلک شوکت حضور پر نور بندگان عالی مرتعا
 بظہم العالی خلد اللہ ملک

رباعی

تصویرین عنایت جو بوئین است چار
 یہ لطف و عنایت کہ میں سب آتما

سایہ سے چار بار کا حضرت پر
 اس کے لگا سلاست میں امیر کار

رباعی

تصویر عفت پرین شہزادوں کی
عزت برہی عفت برہی زویر برہی

اس جہت کو کم کیا شکر کروں
قدحے ہزار جان سے شہ پر قابو بی

رباعیات در سپاس عطاے انبیا پیشگاه
 حضرت خداوند نعمت پروردگار جهان
 ظل سبحانی خلیفه الرحمانی اعلا حضرت
 قدر قدرت فلک شوکت حضور
 پر نور بندگانِ عالی متعالی مدظلهم العالی
 خلد لله ملک

رباعی

ممکن نہیں ان آئینکا ہو وصف او
 لب بندین لذت کے ہون کیا
 خوش رنگ ہیں خوش ہیں خوش ہیں
 ہر دم میں اک خاص طرح کا ہے مزا

رباعی

فردی که غنایب که پیشانی نام
هر آرم به تنه خزان به قصود کاج

لیکته فردی که تنه خزان
باب کار درین شین کام

رباعی

سبز بود آسم سے حضرت کا خلا
اسے شکستین زبان سے پکارا دعا

توین کے دل پہ لایا کرتا ہے
اسے نخل عقیدت کا پتھر ایک اکام

دکھائی (میں نے)

و با عجبی

بنیاد کوه عنایت پر بود کشت تمام
شرف فاضل اعزاز زمین بر چه کرام

اصطفی کا چنین همیشه سیرت است

بر کارش نیکو گویند شیرین کام

بیای
 فدوی پهنایت کی تڑپتے اندر
 ہر لحظہ وہ ہر ساعت وہ ہر شاہ گاہ
 آہوں کا کرون شکر او اکس
 پھولین پھولین اندیشہ آصفیہ

رباعی

بندگی کی دعا ہی از او شام و گیاره
 ہر دم تو نظرِ لطیف رہے یا اللہ
 جن طرح سے محبوب پہ انتخاب
 پالینے کا ہے ہی عشقِ اصحیاب

بجایات در سپاس عطا طر الفلاس
 کهنه

ز پیشگاه حضرت خداوند نعمت پیر و مرشد

جهان پناه ظل سبحانی خلیفه الرحمانی

علی حضرت قدر قدرت فلک شوکت

مخبر پر نور بندگان عالی متعالی مظهر عالم

خداوند بزرگوار

رباعی

چون کہ کھلوئے جو درون سے عطا
خوش ایسے ہو گئی دولت کو کیا

سب کھلتے ہیں اور دعا دین
اللہ سلامت ہیں شاہ والا

رباعی

کس منہ سے ہوشنگدہم شاہ ادا
ہر ایک بن ہوسے نکلےتی اودعا

شہزادو تکو اللہ نواز کے جلسے
شہ نے مرے پوتے کو سرفراز کیا

رباعی

بچوں کو کھلونے سے بولنے کے کثرت سے
 بتیاریاں سے دیکھ کے اپنے کو دھلے کو دھلے

روئے دہرے نے کا ڈر کیا ہے اب بھلا
 تو اب رو دوش بھی تو نسبت بول گئے

ریاضی

تبعہ کھانوں کے عطا ہو
 زینت ہوئی چون کہم وندوں کیلئے

یون ہی نظر اطف ورم سے شاہ
 بیت پین اور پین گھر تک

پاچی

کیا شکھو لون گا کر نیکی پاپ
 نوشین کہنہ خواستے عنایت پاپ

جس طرح گھر و خاندون کی اور ان سے
 اشد کر کے ایسے ہی میں گھر کے

رباعی
 خلق که خضوع زین گمین کرد
 بیوبک سائین پس بپای

اب پرورش انکی شاد بر شاه کوکله
 گل چابین خدا کرے مقدر است

رباعیات در پاس عطاے اسٹیشری
 از پیشگاه حضرت خداوند نعمت پیرو مرشد
 جهان نیاہنجل سبحانی خلیقۃ الرحمانی العالیات
 قدر قدرت فلک شوکت حضور پر نور
 بندگانِ عالی متعالی بدظہیم العالی
 خلد اللہ ملکہ

رباعی

ایستیزی شسته بودی همچو عطر
چند روز حال پیر و فضل خدا

مقصود حضور گای بی اولی
پیر همچو قلمدان وزارت کاملا

راجی
 کس در چو غمایت سینه شکر الکی
 این پیشی این کس غمت بی

اطاعت شری کانه احاطه بودند
 کتفاست با عمو اگر فیت روی

رباعی

استغثی کو کسی کو پستی اور تنگناہ
 ہر شے سے نمایان ہو نفاست و انداز

تجربین میں ایسے ہیں کہ ان کی کوشش
 کیا من پہلے ہی کے شاکاواہ

ریاضی

ایستادگی سے ہوا فزونی ممتاز
سامان پہ لکھنے کا ہے سہ ماہی ممتاز

لکھنے کے یہ وقت پر ہمارے کتابت
ہو شاہ کا اقبال فزون عمر وراز

رباعی

ہر روز بے شک عنایت مجھ پر
 ہر وقت ہے چھپو عنایت کی نظر

عزت کا طلبگار ہوں عزت سے پیرا
 عزت سے کہے شاہ مجھ کے داوا

رباعی

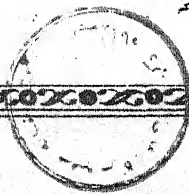
ایجاب و حشر کی زمین غوا پیش و است
 دولت کی بجای پروا زمین قوی او گاه

کیون چون این قرضدار اسکی است
 اولی سبب است که اگر چاه

رباعی

ویند از خون اسوانی بر زمین کباب
عادت بدین مانگون بود پیش سر کار

تکیه بر توکل بیخداست و امید
بجو بیاگر سب او او چو پاسبان سر کار



DATE DE 5549



۱۳۹۸۹	دانشنامه
۲۵۱۲	فہرست
	کتاب